وإلٰى ذٰلك إشارة في قراء ة ابن عباس وما أرسلنا من رسول ولا نبيّ ولا محدَّث، فانظرْ كيف أُدخل الرّسل والنبيّون والمحدَّثون في هذه القراء ة في شأن واحد، وبيّن الله أن كلّهم من المحفوظين ومن المرسلين.

ولا شكّ أن التحديث موهبة مجردة لا تُنال بكسبٍ البتة.. كما هو شأن النبوة، ويُكلّم اللّٰه المحدَّثين كما يُكلّم النبيّين، ويرسل المحدَّثين كما يرسل الرسل، ويشرب المحدَّث من عينٍ يشرب فيها النبيّ، فلا شك أنه نبيٌّ لولا سدّ الباب، وهذا هو السرّ في أن رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم إذا سمّى الفاروق محدَّثا فقفّى على أثره قوله لو كان بعدي نبي لكان عمر، وما كان هذا إلّا إشارة إلى أن المحدث يجمع كمالاتِ النبوة في نفسه،

اور اسی کی طرف ابن عباسؓ کی قراءت وَمَاأَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَانَبِيٍّ وَّلَامُحَدَّثٍ میں اشارہ ہے۔ پس غور کر کس طرح رسولوں اور نبیوں اور محدّثوں کو اس قراءت میں ایک شان میں داخل کر لیا گیا ہے۔ اور اللہ نے واضح فرمادیا ہے کہ یہ سب کے سب محفوظ ہیں اور فرستادہ ہیں۔

بے شک محدّثیت ایک خالص موہبت ہے جو شانِ نبوت کی طرح محض کسب کے ذریعہ حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ محدّثین سے اُسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح وہ نبیوں سے کلام کرتا ہے اور محدّثوں کو اُسی طرح مبعوث فرماتا ہے جس طرح وہ رسولوں کو مبعوث فرماتا ہے اور محدّث اُسی چشمے سے پیتا ہے جس سے نبی پیتا ہے۔ پس بلاشبہ وہ (محدّث) نبی ہوتا اگر یہ دروازہ بند نہ ہوتا۔ اور یہی وہ راز ہے جو رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) عمر فاروق کا نام محدّث رکھا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اپنے (مذکورہ) قول کے بعد فرمایا لَوْکَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَر یعنی میرے علاوہ اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ اور یہ اس بات ہی کی طرف اشارہ تھا کہ محدّث اپنی ذات میں کمالاتِ نبوت جمع رکھتا ہے

ويفوق بمكره كل مكّار، ثم يسمّى الصادقين دجالين.

وما قلت للناس إلا ما كتبت في كتبي من أنني محدَّث ويكلّمني اللّٰه كما يكلّم المحدَّثين. واللّٰهُ يعلم أنه أعطاني هذه المرتبة، فكيف أردّ ما أعطاني اللّٰه ورزقني من رزق.. أأعرضُ عن فيض ربّ العالمين وما كان لي أن أدّعي النبوة وأخرج من الإسلام وألحق بقوم كافرين. وها إنّني لا أصدّق إلهامًا من إلهاماتي إلا بعد أن أعرضه على كتاب اللّٰه، وأعلم أنه كل ما يخالف القرآن فهو كذب وإلحاد وزندقة، فكيف أدّعي النبوة وأنا من المسلمين؟ وأحمد اللّٰه على أني ما وجدت إلهاما من إلهاماتي يخالف كتاب اللّٰه، بل وجدت كلها موافقا بكتاب رب العالمين.

اور اپنی فریب کاریوں میں ہر مکار پر فوقیت لے جاتا ہے اور پھر وہ صادقوں کو دجال کا نام دیتا ہے۔

اور میں نے لوگوں سے وہی کچھ کہا ہے جو میں نے اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے یعنی یہ کہ میں محدَّث ہوں اور اللہ مجھ سے ویسے ہی ہمکلام ہوتا ہے جیسے وہ محدَّثوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ اُسی نے مجھے یہ رُتبہ عطا فرمایا ہے۔ پس میں اللہ کی عطا اور جو اُس نے مجھے اپنے رزق سے دیا ہے اُسے کیسے رڈ کر سکتا ہوں۔ کیا میں ربّ العالمین کے فیض سے منہ موڑلوں؟ اور میرے لئے یہ جائز نہیں کہ میں دعویٰ نبوت کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر قوم سے جا ملوں۔ اور سُنو کہ میں اپنے الہامات میں سے کسی الہام کی تصدیق نہیں کرتا جب تک کہ میں اُسے کتاب اللہ پر پیش نہ کرلوں اور میں جانتا ہوں کہ ہر وہ بات جو قرآن کے مخالف ہو جھوٹ، الحاد اور بے دینی ہے۔ پھر میں مسلمان ہوتے ہوئے کیسے نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہوں۔ اور میں اس بات پر اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ میں نے اپنے الہامات میں سے کسی الہام کو ایسا نہیں پایا جو کتاب اللہ کے مخالف ہو بلکہ میں نے ان سب کو ربّ العالمین کی کتاب کے عین موافق پایا۔

يعني يقرأ وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ ولا محدَّث. وتجد هذا الذكر مفصّلا في "فتح الباري". فلا تُعرِضْ عن الحق بعدما جاء ك، وتدبّر مع المُتدبّرين.

وإني كتبت في بعض كتبي أنّ **مقام التحديث** أشدّ تشبُّهًا بمقام النبوّة، ولا فرق إلا فرق القوّة والفعل. وما فهموا قولي وقالوا إنّ هذا الرجل **يدّعي النبوة**، والله يعلم أن قولهم هذا كذب بحت، لا يُمازجه شيء من الصدق، ولا أصل له أصلا، وما نحتوه إلا ليهيّجوا الناس على التكفير والسبّ واللعن والطعن، وينهضوا هم للعناد والفساد، ويفرّقوا بين المؤمنين.

وإنّي والله أؤمن بالله ورسوله، وأؤمن بأنه خاتم النّبيّين. نعَمْ، قلت إن أجزاء النبوة توجد في التحديث كُلّها،

یعنی آپ اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ وَّلَا مُحَدَّثٍ۔ اور تو اس کا تفصیلی ذکر فتح الباری میں پائے گا۔ پس تو حق کے آجانے کے بعد اس سے رُوگردانی نہ کر اور غور کرنے والوں کے ساتھ غور کر۔

اور میں نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ محدّثیت کا مقام نبوت کے مقام کے ساتھ گہری مشابہت رکھتا ہے اور ان میں سوائے قوت اور فعل کے اور کوئی فرق نہیں۔ لیکن لوگوں نے میری بات نہ سمجھی اور کہنے لگے کہ یہ شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ اُن کی یہ بات سراسر جھوٹ ہے جس میں سچائی کا شائبہ تک نہیں اور نہ ہی کوئی اصلیت ہے۔ اور اُنہوں نے یہ بہتان تراشی صرف اس لئے کی ہے تا کہ مجھے کافر قرار دینے، گالیاں دینے اور لعن وطعن کرنے پر لوگوں کو بھڑکائیں اور اُنہیں عناد اور فساد پر اُبھاریں اور مومنوں کے درمیان تفریق پیدا کریں۔

اللہ کی قسم! یقیناً، میں اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور میرا اس بات پر ایمان ہے کہ آپ خاتم النبیّین ہیں۔ ہاں البتہ میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ نبوت کے سارے اجزاء محدثیت میں پائے جاتے ہیں۔

ولكن بالقوّة لا **بالفعل**، فالمحدَّث نبیٌّ بـالـقـوّة، ولو لم يكن سدُّ باب النبوة لكان نبيًا بالفعل، وجاز على هذا أن نقول النبيّ مُحدَّث على وجه الكمال، لأنه جامع لجميع كمالاته على الوجه الأتم الأبلغ بالفعل، وكذلك جاز أن نقول إن المحدَّث نبی بناءً على استعداده الباطنی أعنی أن المحدَّث نبی بالقوّة، وكمالات النبوة جميعها مخفيّة مضمَرة فی التحديث، وما حبس ظهورها وخروجها إلى الفعل إلّا سدّ باب النبوة. وإلى ذلك أشار النبی صلى الله عليه وسلم فی قوله: "**لو كان بَعْدِی نبیّ لكان عمر**" وما قال هذا إلا بناءً على أن عمر كان محدَّثا، فأشار إلى أن مادة النبوة وبذرها يكون موجودًا فی التحديث، ولكن اللّٰه ما شاء أن يُخرجها مِن مكمن القوّةِ إلى حَيِّز الفِعل، ﴿۸۲﴾

لیکن بالقوۃ، نہ کہ بالفعل۔ پس محدّث نبی بالقوۃ ہے۔اور اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو وہ بالفعل نبی ہوتا۔ اور اس بناء پر ہمارا یہ کہنا جائز ہے کہ نبی علیٰ وجہ الکمال محدّث ہے کیونکہ وہ (نبی) عَلٰی وَجۡہِ الۡاَتَمّ وَ اَبۡلَغ محدّثیت کے تمام کمالات کا بالفعل جامع ہے۔اور اسی طرح ہمارے لئے یہ کہنا بھی جائز ہوا کہ اپنی استعدادِ باطنیہ کی بناء پر ہر محدّث نبی ہے۔ یعنی محدّث نبی بالقوۃ ہے۔اور نبوت کے تمام کمالات محدّثیت میں مخفی و پوشیدہ ہیں۔اور اُن کے بالفعل ظہور اورخروج کو نبوت کے دروازے کے بند ہونے نے ہی روک رکھا ہے۔ اور اسی کی طرف نبی کریم ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے ’’لَوۡ کَانَ بَعۡدِیۡ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَر‘‘ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔ اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد صرف اس بناء پر ہے کہ (حضرت) عمر محدّث تھے۔ پس آپ ﷺ نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ نبوت کا مادہ اور اس کا بیج محدّثیت میں موجود ہوتا ہے لیکن اللہ نے یہ نہ چاہا کہ وہ اسے مخفی قوت سے حَیِّزِ فعل کی طرف نکال کرلے آئے۔